شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم حفظہ اللہ

قسط (۳)

اسلام کا سیاسی نظام

اسلامی سیاست میں عورت کی سربراہی کا کوئی تصوّر نہیں!

اسلامی نظامِ سیاست میں عورت کو سربراہِ مملکت بنانے کا کوئی تصور موجود نہیں، ہاں بلکہ اس کی ذمہ داریاں ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے مقرر کی گئی ہیں ـــ عورت کے لیے یہ چار اعزاز کیا کچھ کم ہیں کہ اس کے نحیف کندھوں پر مملکت کو چلانے کی عظیم ذمہ داری بھی ڈال دی جائے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ فطرتِ انسانی کے خلاف آزادانہ جنگ ہے جو کہ مغرب نے عورت کے مقام و مرتبہ اور وقار کے خلاف شروع کر رکھی ہے، اور افسوس کہ عورت نے بھی مغربی نظریات سے متاثر ہو کر اپنی فطرت ہی کو فراموش کر دیا ہے!

یہ خیال کہ عورت ہر میدان میں مرد کا مقابلہ کرے گی، دراصل بے دین مردوں اور عورتوں کا خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کا مقابلہ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ مرد کی زندگی میں سکون کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ عورت کی زندگی کے مختلف ادوار ہیں، اور اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو ان ادوار میں اس کے لیے سراسر عزت و وقار اور احترام کو ملحوظ رکھا گیا ہے، مثلاً ماں کا مقام، بہن کی تعظیم، بیوی کے حقوق اور بیٹی کے لیے شفقت و محبت! ـــ عورت کے لیے مراتب کیا کم ہیں کہ وہ جگہ بہ جگہ حصولِ اقتدار کے لیے بھی ماری کا مقام ہے اور نہ ہی عورت کی فطرت سے یہ مطابقت رکھتا ہے ـــ بعض بے سمجھ یہ کہتے ہیں کہ عورت کو حکومت کرنے سے اسلام نے کب روکا ہے، فلاں مولانا صاحب نے عورت کی حکمرانی کے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے؟ ہم عرض کرتے ہیں کہ جو چیز فطرتِ انسانی کے خلاف ہو، اس میں فتوائی کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ـــ حصولِ زر ان فتنوں کا مقصود ہے، جو کہ بہت ہی بڑی ہوس ہے ـــ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے!

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کے لیے جو احکامات ذکر فرمائے ہیں، ان کو پڑھ کر ہر صاحبِ شعور اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ ان احکامات کے ہوتے ہوئے عورت کی حکمرانی کے متعلق کوئی عقلمند، صاحبِ بصیرت سوچ تک نہیں سکتا۔ ذیل میں ہم ان احکامات کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں:

۱۔ خاوند کی وفات پر عدت گزارنے کا حکم

قرآن مجید میں ہے:

"وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ــــ الاٰية" (البقرۃ: ۲۳۴)

"وہ لوگ جو تم میں سے مرجاتے ہیں اور عورتیں چھوڑ جاتے ہیں، تو یہ (عورتیں) چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں!"

ــــ خاوند کے فوت ہونے پر عورت اپنے خاوند کا سوگ چار مہینہ دس دن تک منائے گی اور یہ عدت بھی وہ اپنے فوت شدہ خاوند کے گھر میں ہی گزارے گی ــــ اس مدت میں امورِ سلطنت پر کیا بیتے گی؟ ــــ ذرا غور فرمائیے، یہ قرآنِ پاک کا حکم ہے!

۲۔ معاملات میں دو عورتیں ایک مرد کے مقابلے میں گواہ ہوں گی!

قرآن مجید میں ہے:

"وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى" (البقرۃ: ۲۸۲)

"اور اپنے میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے کے) گواہ کر لیا کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، جن کو تم گواہ پسند کرو (کہ) اگر ان میں سے ایک بھول جائے گی تو دوسری اسے یاد دلا دے گی!"

ــــ ایک مرد کے قائم مقام دو عورتیں اس لیے رکھی گئی ہیں کہ عورت جلدی بھول جاتی ہے، تاکہ دوسری اس بھولنے والی کو یاد دلا دے ــــ جو صنف حافظہ کی اس قدر کمزور ہے، وہ امورِ مملکت کیا چلائے گی؟ ــــ تب کیا عورت کو مملکت کا سربراہ بنانا خلافِ فطرت نہیں؟

۳۔ عورت کو وراثت میں مرد سے آدھا حصہ ملے گا

قرآن کریم میں ہے:
"یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ——— الآیۃ" (النسآء: ۱۱)
"اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے تمہیں ارشاد فرماتا ہے کہ ایک مرد کا حصّہ دو عورتوں کے حصّہ کے برابر ہوگا"

——— مرد کی برابری کا دعویٰ کرنے والی عورتیں حصولِ اقتدار کے علاوہ کیا اس میدان میں بھی مرد کا مقابلہ کریں گی؟ اور سیاست کے علاوہ کیا وہ وراثت میں بھی مردوں کے دوش بدوش حصہ لیں گی؟ ——— یہ قرآنِ مجید سے بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟

۴۔ مرد، عورتوں پر حاکم ہیں

"اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِہِمْ ——— الآیۃ"! (النسآء: ۳۴)
"مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں"

——— شریعت نے خانگی شیرازہ بندی کے لیے مرد کو گھر کا قوام (نگران و ذمہ دار) قرار دیا ہے اور عورت کو اس کے ماتحت رکھا ہے۔ قرآنِ مجید نے اس کی دو وجہیں بیان فرمائی ہیں ——— ایک تو یہ کہ مرد کو طبعی طور پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ منتظم ہے، اور دوسرے یہ کہ گھر کے سارے اخراجات بیوی کے نفقہ سمیت مرد کے ذمہ ہیں۔ اسی بناء پر گھر کا نگران بننے کا حق مرد کو ہے، عورت کو نہیں۔ تب عورت، جو گھر کی منتظم و نگران نہیں بن سکتی، امورِ مملکت کی نگرانی کیسے کر سکتی ہے؟

۵۔ مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے

قرآن مجید میں ہے:
"وَبُعُوْلَتُہُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّہِنَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۚ وَلَہُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْہِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْہِنَّ دَرَجَۃٌ ——— الآیۃ (البقرۃ: ۲۲۸)
"اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے،

جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے۔ البتہ مردوں کو عورتوں پر
فضیلت حاصل ہے۔"

——— اگر خاوند نے بیوی کو رجعی طلاق دے دی ہے تو عدت کے اندر اسے رجوع کا حق حاصل ہے۔ اگر وہ رجوع کا ارادہ کرے تو عورت اسے تسلیم کرنے کی پابند ہوگی۔ ادائے حقوق میں اگرچہ خاوند اور بیوی یکساں ہیں، تاہم مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے۔ لہٰذا عورت مرد کے ساتھ برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتی ——— نیز طلاق دینے کا حق مرد کو ہے، عورت کو نہیں!

۶۔ نبوت مردوں کو ملی ہے، عورتوں کو نہیں!

قرآن کریم میں ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ——— الآية" (یوسف ۱۰۹)

"اور ہم نے آپؐ سے پہلے بستیوں میں رہنے والوں میں سے مرد ہی بھیجے تھے، جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔"

نیز فرمایا:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ" (النحل: ۴۳)

"اور ہم نے آپؐ سے پہلے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا، جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے، اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ کتاب سے پوچھ لو!"

——— آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبوت مردوں ہی کو ملی ہے، عورتوں کو نہیں، کیوں کہ نسوانی فطرت راہنمائی وسربراہی کے تقاضوں کی متحمل ہی نہیں ہو سکتی! ——— عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش کھڑا کرنے والے مفتیانِ کرام اس سلسلہ میں کیا کہتے ہیں؟

۷۔ عورتیں غیر مردوں کے ساتھ نرم کلام نہ کریں اور اپنے گھروں میں رہیں

قرآن مجید میں ہے:

"يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔"

(الاحزاب: ۳۲)

"اے نبیؐ کی بیویو، تم دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو

(کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کیا کرو، تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرلے۔ اور (ان میں) دستور کے مطابق بات کیا کرو!"

"وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا"

(الاحزاب: ۳۳)

"اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہارِ تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو۔ اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتی رہو ۔۔۔ اے (پیغمبرؐ کے) اہل بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے!"

۔۔۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے گھروں ہی میں رہیں، تو دوسری عورتوں کا ایمان تو ان سے بہت کم درجے کا ہے ۔۔۔ انھیں یہ اجازت کیسے ہوسکتی ہے کہ وہ سیاسی سیر سپاٹا کرتی پھریں؟

۸۔ عورتوں کو پردہ کرنا ضروری ہے

قرآن مجید میں ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۔۔۔"

(الاحزاب: ۵۹)

"اے نبیؐ، اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (موضوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں!"

۔۔۔ ایک باپردہ عورت حکومت کیسے کر سکے گی؟ ۔۔۔ مذکورہ بالا آیات کو غور سے پڑھنے پر خود بخود معلوم ہوجائے گا کہ جس صنف پر اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں اس قسم کے احکامات عاید کیے ہیں، وہ کیسے مرد کی برابری کا دعویٰ کرکے اسلامی سیاست کر سکتی ہے؟

فرامینِ نبویؐ سے عورت کے ساتھ چند مخصوص احکامات کا تذکرہ

۹۔ عورت کی عقل اور دین ناقص ہیں

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف نکلے۔ آپؐ کا گزر عورتوں کے گروہ پر ہوا۔ تو فرمایا:

"یا معشر النّساء تصدّقن فانّی اریتکنّ اکثر اھل النّار فقلن وبم یا رسول اللہ قال تکثرن اللّعن و تکفرن العشیر ما رایت من ناقصات عقل وّ دین اذھب للبّ الرّجل الحازم من احداکنّ، قلن وما نقصان دیننا وعقلنا یا رسول اللہ؟ قال الیس شھادۃ الرّجل مثل نصف شھادۃ الرّجل؟ قلن بلیٰ، قال فذالک من نقصان عقلھا۔ قال الیس اذا حاضت لم تصلّ ولم تصم؟ قلن بلیٰ، قال فذالک من نقصان دینھا" (متفق علیہ)

"اے عورتو، صدقہ کیا کرو، میں نے تمہیں کثرت سے آگ میں دیکھا ہے۔ عورتوں نے پوچھا، اللہ کے رسولؐ، اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا، تم بکثرت لعنت کرتی ہو، خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو، اور میں نے تم سے بڑھ کر عقل اور دین کے نقصان کے باوجود کسی کو نہیں دیکھا کہ ایک سمجھ دار مرد کو بے عقل بنا دے ــــ عورتوں نے کہا، اللہ کے رسولؐ، ہمارے دین اور ہماری عقل کا نقصان کیا ہے؟ فرمایا، کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں؟ انھوں نے کہا، کیوں نہیں! آپؐ نے فرمایا، یہ اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر فرمایا، کیا یہ درست نہیں کہ حالتِ حیض میں وہ نماز روزہ نہیں کرتی؟ ــــ کہا، کیوں نہیں! فرمایا، یہ اس کے دین کا نقصان ہے!"

پس عورت کی عقل اور دین ناقص ہیں۔ پھر بکثرت لعنت کرنے اور خاوندوں کی ناشکری کرنے کی بناء پر جہنم میں زیادہ دیکھی گئی ہیں ــــ لہٰذا انھیں اپنی فلاح کی فکر کرنی چاہیے، نہ کہ حکومت کی!

۱۰۔ عورتیں زیادہ تر ناشکری ہوتی ہیں

نیز فرمایا:

"ورایتُ النّار فلم ار کالیوم

منظراً قطّ افضع اکثر اھلھا النّساء، قالوا بمہ یارسول اللہ؟ قال بکفرھنّ، قیل، یکفرن باللہ؟ قال یکفرن العشیر و یکفرن الاحسان لو احسنت الی احداھنّ الدّھر ثم رأت منک شیئاً قالت ما رأیتُ منک خیرًا قطّ" (متفق علیہ)

"میں نے آج جہنم کو دیکھا ہے، اور اس قدر ہولناک منظر میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس میں زیادہ تر تعداد عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے پوچھا، اللہ کے رسولؐ! اس کی وجہ؟ فرمایا، ان کے کفر کے سبب! ــ کہا گیا، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا، وہ خاوندوں کی ناشکری اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی پہ ایک زمانہ بھر احسان کرتے رہو، پھر کسی وقت تم سے کچھ کوتاہی دیکھے تو کہہ دے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی!"

ــــ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ عورت فوراً گلہ شکوہ شروع کر دیتی ہے ــــ کسی مملکت کے معاملات تو بڑے صبر آزما ہوتے ہیں، وہ انہیں کیسے برداشت کر سکتی ہے؟

۱۱۔ عورت نکاح میں ولی کی محتاج ہے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایّما امرأۃ نکحت نفسھا بغیر اذن ولیّھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل ــــ الحدیث!" (احمد بحوالہ مشکوٰۃ)

"جو عورت ولی کے بغیر نکاح کرے، تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے!"

ــــ سوچیے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اجازت بھی نہیں دی کہ وہ اپنے نکاح میں مختار بن سکے بلکہ وہ اس سلسلہ میں مرد کی محتاج ہے، وہ حکومت کے معاملات میں مختار کیوں کر ہو سکتی ہے؟

۱۲۔ عورت خوشبو لگا کر مسجد میں بھی نہیں جا سکتی

عورت مسجد میں نماز باجماعت، نمازِ جمعہ میں حاضری کی پابند نہیں ہے ــــ اگر جانا چاہے تو جا سکتی ہے، تاہم پردہ کی پابندی کے ساتھ اور خوشبو وغیرہ کے استعمال

کے بغیر! ـــــ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں:

"قال لنا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا شهدت احداکنّ المسجد فلا تمسّ طیبًا" (صحیح مسلم)

"تم میں سے اگر کوئی عورت مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے"

نیـــز فرمایا:

"کلّ عین زانیة وانّ المرأة استعطرت فمرّت بالمجلس فهی کذا وکذا یعنی زانیة" (نسائی)

"ہر آنکھ زنا کا ارتکاب کر سکتی ہے - اور عورت جب خوشبو لگا کر مجلس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی یعنی زانیہ ہوتی ہے"

ـــــ اب دیکھیے کہ عورت اگر مسجد میں بھی حاضری کی پابند نہیں تو اس کی وجہ اس کا فطری حجاب ہے۔ اور اگر مسجد میں جائے تو انتہائی سادگی کے ساتھ، باپردہ ہو کر اور خوشبو وغیرہ نہ لگائے ـــــ غیر محرم اگر اسے شہوت کی نظر سے دیکھ بھی لے، تو یہ دیکھنے والی آنکھ زانیہ کہلائے ـــــ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ امورِ مملکت وہ آزادی کے ساتھ کیوں کر چلا سکے گی؟ آخر حکمرانی کے تقاضے تو لامحدود ہیں، جو کسی پر مخفی نہیں ـــــ دراصل عورت کی حکمرانی کے جواز کے فتوے دینے والوں کے اعصاب پر عورت سوار ہے، اور جس کے اعصاب پر عورت سوار ہو جائے، اس کی مت ماری جاتی ہے ـــــ ہم اوپر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل کر چکے ہیں کہ:

"ما رایت من ناقصات عقل ودین اذهب للبّ الرجل الحازم من احداکنّ"

"ناقص العقل والدّین ہونے کے باوجود میں نے تم (عورتوں) سے بڑھ کر اچھے بھلے مرد کو بے عقل بنانے والا کسی کو نہیں دیکھا"

۱۳ ۔ عورت بغیر محرم کے سفر بھی نہیں کر سکتی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا یخلونّ رجل بامرأة ولا تسافرنّ المرأة الّا ومعها محرم فقال

رجل یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا وخرجت امرأتی حاجّۃ قال اذھب فاحجج مع امرأتک۔" (متفق علیہ)

"کوئی مرد کسی (غیر) عورت کے ساتھ تخلیہ نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر کرے۔ ایک آدمی بولا، اللہ کے رسولؐ! میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے اور میری عورت حج کے لیے چلی گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ اور جا کر حج کرو!"

—— حج ایک مقدس فریضہ ہے، لیکن شریعت نے عورت کو محرم کے بغیر حج کرنے کی بھی اجازت نہیں دی —— پھر وہ سرکاری تقریبات میں غیر مردوں کے ساتھ کیسے شریک ہوسکتی ہے؟

۱۴۔ مرد کا حق عورت پر فائق ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لو کنت اٰمرًا احدًا ان یسجد لاحد لأمرتُ المرأۃ ان تسجد لزوجھا۔"

(ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ)

"اگر میں (اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کے علاوہ) کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے!"

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ عورت کو خاوند کی فرمانبرداری کا حکم ہے، نہ کہ حکمران بن کر اس پر حکومت کرنے کا —— لیکن یہاں معاملہ برعکس ہوگیا ہے!

۱۵۔ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی . . .

حضرت ابوبکرہؓ بیان فرماتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ اہلِ فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے، تو آپؐ نے فرمایا:

"لن یفلح قوم ولّوا امرھم امرأۃ۔" (صحیح بخاری)

"وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی جس نے عورت کو اپنا حکمران بنا لیا!"

—— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوسکتا، تاریخ گواہ ہے!

۱۶۔ زمین کا پیٹ تمہارے لیے بہتر ہوگا

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا کان امراءکم شرارکم واغنیاءکم بخلاءکم وامورکم الیٰ

نساء کم فبطن الارض خیر لکم من ظهرھا " (ترمذی)

"جب تمہارے حکمران شریر ہوں گے، تمہارے غنی بخیل ہو جائیں گے اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہو جائیں گے تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اس کی پشت سے بہتر ہو گا"

ـــــ یعنی مردوں کا اپنے معاملات کو عورتوں کے سپرد کرنا موت کے مترادف ہے۔ کیونکہ عورت کا دائرۂ کار اس سے الگ ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دائرۂ کار کی بھی نشاندہی فرما دی ہے :

"المرأة اذا صلّت خمسها وصامت شهرها واحصنت فرجها و اطاعت بعلها فلتدخل من ابواب الجنّة شاءت " (مشکوٰۃ)

"جب عورت اپنی پانچ نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے !"

عورت کے کرنے کے اصل کام تو یہ ہیں جو حدیث پاک میں ذکر ہوئے ۔ حکمرانی کرنا اس کا کام ہے، نہ وہ اس کے لیے پیدا کی گئی ہے ـــــ اہلِ اسلام کو اس مسئلہ پر خالص اسلامی نظریہ سے غور و فکر کرنا چاہیے، غیر مسلم مغربی اقوام کے نظریات سے اسلامی سیاست کو چلانا اسلام اور اہلِ اسلام کے ساتھ سراسر زیادتی ہے، جس کے نتائج ان کے حق میں یقیناً نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں ـــــ اہلِ وطن کے چہرہ پر عورت کی حکمرانی ایک سیاہ دھبہ ہے، اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کسی وقت بھی ان کے لیے خسارے کا باعث بن سکتی ہے ـــــ العیاذ باللہ !

(جاری ہے)

- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ـــــ آپ کی ادنیٰ سی توجہ ادارہ کو غیر ضروری محنت اور تضیعِ وقت سے بچائے گی ۔
- حضرات بذریعہ وی پی پی طلب کرنے کی بجائے اپنا زرِ سالانہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما کر زائد خرچہ سے بچیں ـــــ شکریہ ! (مینجر)